Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۵۱ | مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۱ صفر ۱۳۵۱ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے تازہ اطلاع یہ موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور نے نماز جمعہ خود پڑھائی۔ مگر کمزوری کی وجہ سے خطبہ مختصر پڑھا۔ اب حضور نے کچھ چلنا پھرنا شروع کر دیا ہے۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی خدا کے فضل سے صحت میں ترقی کر رہی ہیں ۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ گڑھے ۔ ضلع جالندھر سے واپس آکر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے سرینگر تشریف لے گئے ۔

صوفی عبد القدیر صاحب بی۔اے صوبہ بنگال کے ہتمم تبلیغ مقرر کئے گئے ہیں۔ جو اپنے فرائض متوضہ سرانجام دینے کے لئے ۲۶۔ جون کلکتہ روانہ ہو گئے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے ڈلہوزی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق حسب ذیل رپورٹ الفضل میں اشاعت کے لئے ارسال فرمائی ہے جسے شایع کرتے ہوئے احباب جماعت سے حضور کی صحت کیلئے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں الحمد للہ حضرت صاحب کی طبیعت اچھی ہے لیکن ابھی ضعف باقی ہے۔ حضور نے گو کام تو بیماری میں بھی نہ چھوڑا تھا لیکن بیماری کے کم ہوتے ہی زیادہ محنت کے ساتھ کام شروع فرما دیا چنانچہ ۲۳ جون جبکہ ڈاک دیکھنے کے بعد خاکسار کو حاضری کا شرف بخشا۔ تو فرمایا کہ فلاں تحریر تم پڑھو کیونکہ میری بینائی بہت مدھم ہو گئی ہے۔ ڈاک کے خطوط بھی اٹکل کے ساتھ پڑھے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور چند روز پورا آرام فرمائیں کیونکہ آنکھوں میں درد بھی تکلیف ہے۔ اور کمزوری ابھی بہت ہے۔ فرمایا ارادہ تھا کہ لکھوا دیا کروں لیکن گلا اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے خود ہی پڑھنا اور لکھنا پڑتا ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قادیان میں تشریف آوری

۲۸ جون سے ڈاک قادیان بھیجی جائے

ڈلہوزی ۲۵۔ جون ۔ پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مطلع فرماتے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ ۳۰۔ جون قادیان رونق افروز ہوں گے۔ اس لئے ۲۸۔ جون ۳۲ء سے تا اطلاع ثانی حضور کے نام قادیان کے پتہ پر خطوط وغیرہ ارسال کئے جائیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

مسجد احمدیہ لاہور میں مذاہب کی کانفرنس

۱۸۔جون کو کانفرنس منعقد کی گئی۔ مضمون "ہمارا مذہب" تھا۔ ۱۔ براہمو سماج۔ دیو سماج اہلحدیث۔ جماعت احمدیہ۔ سناتن دھرم۔ اور آریہ سماج کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے ڈاکٹر عبید اللہ صاحب نے ۱۵ منٹ میں تقریر کو مختصر کر کے سُنایا۔ آریہ سماج کے نمائندہ کی زبان زیادہ تر غیر معروف تھی۔ اس لئے حاضرین پُورے طور پر سمجھ نہ سکے۔ سناتن دھرم کا مقرر تیار ہو کر نہ آیا تھا۔ حاضری کافی تھی۔ مسجد کا صحن بالکل بھر گیا تھا۔ حاضرین میں غیر احمدی و غیر مسلم سب شامل تھے۔ ہندو و مسلمانوں کے لئے الگ الگ پانی کا انتظام تھا۔ اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور

احمدیہ رنگون کی تبلیغی جدوجہد

سید محمد لطیف صاحب مہتمم تبلیغ رنگون کی [illegible] جلسہ کے اندر پانچ آدمیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ برما زبان میں ٹیچنگز آف اسلام اور انگریزی نماز کا ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ جو مکمل ہونے پر شائع کیا جائے گا۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملتان میں جلسہ

۱۵۔ تا ۱۷۔ جون باغ لانگے ملتان شہر میں جماعت احمدیہ کا شاندار جلسہ ہُوا۔ ہر طبقہ اور ہر مذہب کے لوگ کثرت سے شامل ہوئے۔ گو پہلے روز ایک سکھ سب انسپکٹر پولیس کا رویہ اشتعال انگیز تھا۔ لیکن دوسرے ایام میں صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس نے اس کی جگہ ایک عیسائی انسپکٹر پولیس لگا دیا۔ اور ساتھ ہی ایک قابل و نیک دل مسلمان مجسٹریٹ مقرر ہُوا جس کے لئے ہم صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس کے شکرگزار ہیں۔

گیانی واحد حسین صاحب و مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے زبردست تقریریں کیں۔ جن میں مختلف مذاہب کا مقابلہ کر کے فضیلت اسلام ثابت کی گئی۔ پہلے دن ایک آریہ پنڈت نے مہاشہ محمد عمر صاحب کے لیکچر پر سوالات کئے۔ لیکن مہاشہ صاحب کے چند جوابات سُننے پر ہی بھاگ نکلے۔ اس کے بعد گیانی صاحب کے لیکچر ہوئے۔ جس سے لوگ بے حد متاثر ہوئے۔ بڑے بڑے مخالف سلسلہ تعریف کرنے پر مجبور ہوئے۔ ایک نوجوان پنسال نولیس داخل سلسلہ ہُوا۔ خاکسار فضل الرحمٰن اختر

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

اس سال ہمارا سالانہ جلسہ ۳۔۴۔جولائی کو قرار پایا ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ ضرور شرکت فرمائیں۔ خاکسار سید ولایت شاہ سکرٹری

ایل ایل بی میں کامیابی

میاں بشیر احمد صاحب نبیرہ بابو عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر انبالہ نے امسال ایل۔ایل۔بی کا امتحان پاس کیا ہے انبالہ میں احمدی وکیل کی ضرورت تھی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب وکیل بنائے۔ خاکسار محمد شریف از انبالہ

ملازمت کی ضرورت

ایک لائق تجربہ کار منشی جو کہ اردو۔ ہندی بہی کھاتہ میں پورے ماہر ہونے کے علاوہ دیانت دار اور شریف احمدی ہیں۔ ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ ضرورت مند اصحاب میری معرفت توجہ فرمائیں۔ خاکسار ڈاکٹر محمد منیر امیر جماعت احمدیہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

گمشدہ کی تلاش

مولوی محمد خلیل صاحب احمدی دہلی سے پنڈ دادن خاں جانے کے ارادہ سے ۲۰۔مئی کو روانہ ہوئے۔ لیکن آج تک اُن کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ اُن کے سابقہ دفتر میں اُن کی تنخواہ آئی ہُوئی ہے۔ جو اس ماہ کے آخر تک اگر وُہ وصول نہ کریں گے۔ تو واپس کلکتہ چلی جائے گی۔ اگر مولوی صاحب موصوف یہ اعلان دیکھیں۔ یا کسی اور دوست کو اُن کا پتہ ہو۔ تو انہیں کہدیں۔ کہ وُہ اپنے دہلی والے دفتر سے جلد از جلد خط و کتابت کریں۔ خاکسار محمد شریف۔ بی۔اے۔ نئی دہلی

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ تا حال لاہور میں زیر علاج ہے۔ گو اب بفضل خدا حضرت اقدس اور احباب کی دعاؤں کی برکت سے رو بصحت ہے۔ مگر شفائے کامل کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار تاج الدین (لائلپوری) قادیان

۲۔ بابو انشاء اللہ خاں صاحب اکونٹنٹ کوہ مری بعض حکیمانہ مشکلات میں ہیں۔ احباب سے مخلصی کے لئے درخواست دُعا ہے۔ خاکسار محمد سعید از کوہ مری

۳۔ محترم اخوند غلام حسن خاں صاحب ایم اے ان دنوں بعض مشکلات میں ہیں۔ احباب ان کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یعقوب از دیپالپور

۴۔ میرے بھائی مولوی عبد الکریم صاحب نا قد چند دنوں سے مختلف عوارضات سے بہت تکلیف میں ہیں۔ سب بھائی ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبد الرحیم از سیٹھان کوٹ

ولادت

۱۔ میرے بھائی ملک عبد المالک صاحب کے ہاں خدا تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے۔ کہ مولود کو والدین کے حق میں نیک کرے۔ خاکسار ملک عبد الخالق از دہاس

۲۔ میری ہمشیرہ اقبال بیگم کے ہاں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سلیم احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ مولود کو درازیٔ عمر اور سعادت دارین عطا کرے۔ خاکسار۔ عبد الرشید پشاوری متعلم ہائی سکول قادیان

دعائے مغفرت

۱۔ میرے والد صاحب ۲۔جون کو فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبد الغفار متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔ متوطن ناسنور کشمیر

۲۔ میری بچی سعیدہ بیگم چند روز بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر ۱۳۔۱۴۔جون کی درمیانی شب وفات پاگئی۔ احباب دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ نعم البدل عطا کرے۔ خاکسار محمد اسحاق بن مولوی قطب الدین صاحب طبیب قادیان

۳۔ برادر مکرم چودھری تاج الدین صاحب ولد چودھری بڈھے خاں۔ عرصہ قریباً اٹھارہ سال کی لمبی بیماری کے بعد مالک حقیقی سے جا ملے مرحوم نہایت مخلص اور پُر جوش احمدی تھے۔ احباب مرحوم کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دُعا کریں۔ خاکسار تاج الدین لائلپوری۔

۴۔ میرا اکلوتا لڑکا عبد الخالق فوت ہو گیا ہے۔ یہاں صرف تین دوست جنازہ پڑھنے والے تھے۔ دوست دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار برکت علی چوہدریوالہ چک ۴۵

وی۔پی آتے ہیں؟

"الفضل" نمبر ۱۵۱۔ صفحہ ۱۱ پر اور نمبر ۱۵۲۔ صفحہ ۱۰ پر ان اصحاب کے نام چھاپ دیئے گئے ہیں۔ جن کا چندہ سالانہ ۱۶۔جون سے ۱۵۔جولائی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر یا دستی آئندہ کے لئے چندہ بھجوا دیں۔ ورنہ ۱۶۔جولائی کو وی۔پی کر دیئے جائیں گے۔ - منیجر۔

اعلان فروخت انجن و مشین مطبع

بتعمیل ارشاد مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ ضیاء الاسلام پریس کا انجن ۵ ہارس پاور۔ مع ٹینکی مشین مطبع ۲۲ × ۲۹ بنچہ والی۔ دستی پریس پتھر ۲۰ × ۲۶ اور ۱۸ × ۲۲۔ ۱۰ عدد فروخت کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ مطبع کا نام نہیں دیا جائے گا۔ یہ انجن و مشین بالکل ورکنگ آرڈر میں ہے۔ اور ہمارے اندازے میں ۲۵۰۰ روپے کا کل سامان ہے۔ جو صاحب لینا چاہیں۔ ہم سے گفتگو کریں۔ مناسب کمی کی جا سکتی ہے۔ روپیہ نقد لیا جائے گا۔ مہتمم طبع و اشاعت قادیان۔

انیسویں ۱۹ جلد کا اختتام

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جلد ۱۹۔ اس پرچہ کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔ اور اس جلد کے ۱۵۴۔ نمبروں کی مقررہ تعداد ہم دے چکے ہیں۔ ہم نے اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ناظرین کو بھی توفیق بخشے۔ کہ الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا تھا۔ الفضل کے خریداروں کی تعداد باوجود جماعت کے ہر مہینے بڑھتے رہنے کے بڑھتی نہیں۔ بلکہ ہر مہینے گھٹ جاتی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ چند ہمدردانِ ملت اٹھیں اور نئی جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۵۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

456

حجاج کے بحری سفر کی تکالیف دور کرنیکا انتظام

اور

مداخلت فی الدین کا اعتراض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستانی حجاج کی تکالیف و مصائب کے متعلق ایک عرصہ تک شور برپا رہا۔ اور مسلمان پے درپے حکومت سے یہ مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ کہ وہ حجاج کی سہولت اور آرام کے انتظامات کرے۔ اس کے متعلق مختلف اوقات میں حکومت کی طرف سے تجاویز مرتب ہوتی رہیں:۔

حج کمیٹی کا تقرر

بالآخر ۱۹۲۹ء میں ایک قرارداد کی بنا پر جو ستمبر ۱۹۲۸ء میں اسمبلی میں پیش ہوئی تھی۔ ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کی گئی۔ کہ حجاج کے لئے جو انتظامات فی الحال ہندوستان میں عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ ان کے متعلق غور کرکے بتائے۔ کہ ان میں کس حد تک خامیاں ہیں۔ اور ان میں کونسی اصلاحات کی جا سکتی ہیں۔ جن سے حاجیوں کی تکالیف دور ہو سکیں۔ اور انہیں آرام و آسائش حاصل ہو سکے:۔

اس کمیٹی نے سارے ہندوستان کا دورہ کرکے حاجیوں اور دیگر واقف کار اصحاب کے بیانات لئے۔ اور ہر قسم کے بیانات سننے اور پوری طرح تحقیق کرنے کے بعد ایک مفصل رپورٹ مرتب کی جس میں تین امور کی اصلاح کے متعلق خاص طور پر سفارشات پیش کیں۔ ان میں سے ایک تو جہازوں کا سفر تھا۔ دوسرا معلمین کا پروپیگنڈا اور تیسرا بندرگاہوں میں حج کمیٹیوں کا قیام جو کہ حجاج کو ان کے سفر حجاز میں امداد دے سکیں۔ اور ضروری معلومات مہیا کر سکیں:۔

مسودات قانون

حکومت نے حج کمیٹی کی بعض سفارشوں کو تو وقتی طور پر نافذ کر دیا لیکن مستقل قانون بنانے کے لئے تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کی بنا پر تین مسودات قانون مرتب کرائے۔ یہ ہر سہ مسودات قانون گزشتہ اجلاس اسمبلی میں پیش ہوئے۔ جن کے متعلق یہ طے پایا۔ کہ مزید غور و خوض کے لئے پہلے منتخب کمیٹی کے سپرد کئے جائیں۔ اور ساتھ ہی ان مسودات کے متعلق رائے عامہ معلوم کرنے اور ان کے حسن و قبح پر رائے دینے کے لئے انہیں اخبارات میں شائع کرا دیا گیا:۔

تخریبی گروہ

اب چاہیے تو یہ تھا۔ کہ ان مسودات میں جو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سے جو مفید اور فائدہ رساں نظر آتیں۔ ان کی تائید کی جاتی۔ اور جن میں کوئی نقص نظر آتا۔ اور جن سے مذہبی آزادی یا کسی قسم کی مداخلت کا شبہ پیدا ہوتا۔ ان کی اصلاح کی صورت پیش کی جاتی۔ گو مسلمانوں کی اکثریت کی یہی خواہش ہے۔ اور سرکردہ مسلمانوں کا بڑا حصہ یہی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن ایک گروہ ایسا بھی ہے۔ جو اس موقعہ پر الٹی راہ اختیار کر رہا ہے۔ اور یہ وہی طبقہ ہے۔ جو ہر اچھی سے اچھی تجویز کے متعلق بھی محض اس لئے تخریبی پہلو اختیار کر لیتا ہے۔ کہ اس سے گورنمنٹ کا تعلق ہے۔ اور گورنمنٹ کی ہر حالت میں مخالفت کرنا اور اس کے رستہ میں روڑے اٹکانا اپنا فرض سمجھتا ہے:۔

"جمعیتہ العلماء" اور بعض دوسرے لوگوں کی روش

ایسے لوگوں میں پیش پیش وہ نام نہاد جمعیتہ العلماء ہے جس کے ارکان نے نہ صرف سفر حج کے متعلق گورنمنٹ سے اصلاحات کا مطالبہ کرنے والوں سے کسی ایک موقعہ پر بھی کبھی نہ کہا۔ کہ یہ ایک مذہبی معاملہ میں مداخلت ہو گی۔ اور اس بارے میں حکومت کے کسی انتظام کو کسی حالت میں بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ جب اصلاحات پیش کرنے کے لئے حج کمیٹی بنی۔ تو اس کے ساتھ انہوں نے تعاون کیا۔ اور اپنی طرف سے اصلاحی تجاویز پیش کیں۔ مگر اب اس جمعیتہ کی طرف سے نیز بعض ان حلقوں کی طرف سے جو کسی صورت میں بھی یہ گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ حکومت کوئی ایسا قدم اٹھائے جس سے اہل ملک کی نگاہ میں وقعت حاصل کر سکے۔ اور لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو۔ کہ حکومت ان کی تکالیف کو دور کرنے اور ان کے لئے آسانیاں بہم پہونچانے سے دریغ نہیں کرتی۔ باوجود اس اعتراف کے۔ کہ حاجیوں کو سفر اور متعلقہ امور میں اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے حاجیوں کی سہولت کے لئے کسی قسم کی تجاویز کو قانون کی شکل دینا مذہب میں مداخلت ہے۔ اور اس بنا پر ان مسودات کی مخالفت کی جا رہی ہے:۔

سفر جہاز کے متعلق مسودہ قانون

فی الحال چونکہ صرف ایک مسودہ جو جہازوں کے سفر کے متعلق ہے اسمبلی میں بحث کے لئے پیش ہونے والا ہے اور باقی کے دو مسودے مزید معلومات حاصل کرنیکے لئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے اسی کے متعلق ہم بتانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ کسی صورت میں بھی مداخلت فی الدین نہیں۔ اور اس مسودہ کی مخالفت کرنا حاجیوں کے ساتھ ہمدردی نہیں بلکہ انہیں سخت نقصان پہونچانے کے مترادف ہے:۔

ذرائع سفر

اس میں تو کوئی شک نہیں، کہ حاجیوں کے سفر کے تمام ذرائع اس وقت بھی حکومت کے انتظام کے ماتحت ہیں۔ اور حاجیوں کو حکومت کے قواعد کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً ریل گاڑی کا سفر ہے۔ ہر حاجی کے لئے ضروری ہے۔ کہ کسی بندرگاہ تک پہونچنے کے لئے مقررہ کرایہ ادا کرے اسباب کے متعلق ریلوے قواعد کی پابندی کرے۔ اور ضروری محصول کی ادائگی میں کسی قسم کی لیت و لعل نہ کرے۔ یہ نہیں، کہ کوئی شخص بغیر مقررہ کرایہ ادا کئے اس لئے ریل گاڑی کا سفر کر سکے۔ کہ وہ حج کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ اور حج کرنا اس کا مذہبی فرض ہے۔ نہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ جس قدر اسباب چاہے۔ بلا کرایہ اپنے ساتھ لے جا سکے۔ اور نہ ہی یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ریلوے کے دوسرے قواعد کی پابندی نہ کرے:۔

غیر مسلم حکومت کی مداخلت

جب حج کے لئے روانہ ہونے پر ریل گاڑی کے سفر کے متعلق یہ سب پابندیاں برداشت کی جاتی ہیں۔ اور اس بارے میں جو مشکلات پیش آئیں۔ ان کے انسداد کا حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ بحری سفر کے متعلق حکومت کے انتظامات کو مداخلت فی الدین کہا جائے۔ اور حکومت جب بار بار کے مطالبات کے بعد اس سفر میں آسانیاں مہیا کرنے اور تکالیف کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہو۔ تو یہ کہدیا جائے۔ کہ:۔

"حاجیوں کو سفر اور متعلقہ امور میں اصلاح کی سخت ضرورت ہے مگر سوال یہ ہے۔ کہ اصلاح کس کے ہاتھ سے ہو۔ ہماری رائے میں حاجیوں کا بے شمار مصائب برداشت کرنا اس سے کہیں بہتر ہے۔ کہ غیر مسلم حکومت کے ہاتھ سے اصلاح ہو۔ یہ ہم اس لئے نہیں کہتے۔ کہ ہمیں کوئی خاص تعصب ہے۔ بلکہ اصول کی بنا پر کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینی معاملات میں غیر مسلم حکومتوں کی مداخلت کسی حالت میں بھی روا نہیں"۔

غلط اصل

یہ بالکل درست ہے۔ کہ دینی معاملات میں کسی غیر مسلم حکومت کی مداخلت ناقابل برداشت ہے۔ اور کسی مسلمان کو یہ گوارا نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ کسی دینی امر میں غیر مسلم حکومت کا مخالفانہ دخل ہو لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جن امور کی اصلاح مسلمانوں کے اپنے بس میں نہ ہو۔ اور جن میں وہ بالکل مجبور ہوں۔ ان کے متعلق اس لئے اپنے آپ کو مشکلات اور تکالیف کا ہدف نہ بنایا جائے۔ کہ ان کی اصلاح غیر مسلم حکومت کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ تو مسلمانوں کے لئے امن ہی ڈھ جائے۔ مثلاً اگر کسی مقام کے غیر مسلم اپنی کثرت اور طاقت کی وجہ سے مسلمانوں کو تعمیر مسجد سے روک دیں۔ یا مسجد تعمیر کرتے ہوئے مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر انہیں قتل اور زخمی کر دیں۔ تو کیا ان کے ظلم و ستم کو اس لئے برداشت کر لینا چاہیئے۔ اور خوش ہو کر بیٹھ رہنا چاہیئے۔ کہ تعمیر مسجد مسلمانوں کا مذہبی معاملہ ہے۔ اور اس میں جو تکالیف و مصائب انہیں پیش آئیں۔ ان کا ازالہ انہیں حکومت سے نہیں کرانا چاہیئے۔ کیونکہ وہ غیر مسلم ہے۔

اسی طرح ذبیحہ گائے مسلمانوں کا مذہبی حق ہے۔ اگر کسی جگہ ہندو مسلمانوں کو اس حق سے محروم کر دیں۔ اور نہ صرف محروم کر دیں بلکہ انہیں سخت جانی اور مالی نقصان بھی پہنچائیں۔ تو کیا مسلمانوں کو یہ سب کچھ اس لئے گوارا کر لینا چاہیئے۔ کہ اگر انہوں نے ہندوؤں کی چیرہ دستیوں اور ظلم و ستم کے متعلق حکومت کو توجہ دلائی۔ اور حکومت نے مسلمانوں کی حفاظت اور ان کے ایک مذہبی حق کے دلانے کا انتظام کیا۔ تو یہ ان کے مذہب میں مداخلت ہو گی۔

مسلمانوں کا حق اور حکومت کا فرض

یہ صرف مثال کے طور پر نہیں کہا جا رہا۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات ہیں۔ جو آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اور جن کے متعلق مسلمان حکومت کو اس کا فرض یاد دلا کر مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ دخل دے کر ان کے مصائب و تکالیف کا انسداد کرے۔ بعینہٖ سفر حج کا معاملہ ہے دوران سفر میں حاجیوں کو جو تکالیف پیش آتی ہیں۔ ان کے انسداد سے مسلمان چونکہ خود عاجز ہیں۔ اور حکومت ہی ان کو دور کر سکتی ہے اس لئے مسلمانوں کا حق ہے۔ کہ حکومت سے ان کے انسداد کا مطالبہ کریں۔ اور حکومت کا فرض ہے۔ کہ پوری ہمدردی سے اسے پورا کرے۔

مسودات کے نقائص پیش کئے جائیں

حاجیوں کے متعلق حکومت کے مجوزہ مسودات میں خواہ کتنے ہی نقائص ہوں۔ ان کی غرض یہی ہے۔ کہ حاجیوں کو حج کے لئے جانے آنے میں آرام و سہولت ہو۔ ان مسودات کی تجاویز کے متعلق یہ بحث تو ہو سکتی ہے۔ کہ فلاں تجویز مفید نہیں۔ بلکہ مضر ہے۔ فلاں تجویز موجب آرام نہیں۔ بلکہ پہلے سے زیادہ تکلیف کو بڑھا دے گی۔ اس کی بجائے یہ صورت ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ کہنا کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔ کہ حاجیوں کا بے شمار مصائب برداشت کرنا۔ اس سے کہیں بہتر ہے۔ کہ غیر مسلم حکومت کے ہاتھ سے یہ مصائب دور ہوں۔ اگر غیر مسلم حکومت کے متعلق یہی اصل درست ہے۔ تو اسے صرف بیچارے حاجیوں پر ہی کیوں عائد کیا جاتا ہے۔ اور کیوں ہر معاملہ میں اسے استعمال نہیں کیا جاتا۔

کیا مسلمان رسول کریمؐ کی ہتک برداشت کر سکتے ہیں

مسلمانوں کی دلآزاری کے لئے اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر ناپاک اور گندے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ اگر طرح طرح کی تہمتیں تراشی جاتی ہیں۔ اگر قسم قسم کے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ تو کہہ دیا جائے کہ مسلمانوں کا اس قسم کی دل آزاریاں برداشت کرنا اس سے کہیں بہتر ہے۔ کہ غیر مسلم حکومت کے ہاتھ سے ان کا انسداد ہو۔ اور ہندوؤں کو کھلی اجازت دے دینی چاہیئے۔ کہ وہ جو چاہیں۔ کرتے رہیں۔ مسلمان سب کچھ بخوشی برداشت کریں گے۔ کیا کوئی مسلمان یہ کہہ سکتا ہے۔

غرض یہ نہایت ہی احمقانہ خیال ہے۔ کہ جن مشکلات اور تکالیف کو مسلمان خود دور نہیں کر سکتے۔ ان کے دور کرنے کا حکومت سے بھی مطالبہ نہ کیا جائے۔ اور اسے خواہ مخواہ مداخلت فی الدین قرار دے کر ایک مفید اور فائدہ رساں امر کے خلاف بے اطمینانی پیدا کی جائے۔ حاجی جس طرح ریل گاڑی کے سفر میں محکمہ ریلوے کے قواعد کی پابندی کرتے ہیں۔ اسی طرح بحری سفر کے متعلق اگر حکومت کے مجوزہ قواعد کی پابندی کریں گے۔ جو مسلمان نمائندوں کے مشورہ سے مسلمانوں کے آرام و سہولت کے لئے وضع کئے جائیں گے۔ تو اس سے دین میں کوئی رخنہ نہیں پڑ سکتا۔ پس ضرورت ہے۔ کہ ان تجاویز کے حسن و قبح پر بحث کی جائے۔ اور بہتر سے بہتر اور آرام دہ سے آرام دہ صورت میں پاس کرائی جائیں۔ نہ کہ اپنی ضد اور تعصب اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ایسی راہ اختیار کی جائے۔ کہ حاجی مصائب کا نشانہ بنے رہیں۔

سب سے اہم تجویز

زیر غور مسودہ میں سب سے اہم تجویز واپسی ٹکٹ کی ہے۔ جیسا کہ ہم قبل ازیں تفصیل کے ساتھ لکھ چکے ہیں۔ یہ نہایت ضروری اور بہت سی مشکلات کو دور کرنے والی ہے۔ اس کے متعلق قبل ازیں جو اعتراضات کئے جاتے تھے۔ ان کا ازالہ مجوزہ استثناؤں کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ لیکن اگر کوئی اور صورت بھی مستثنےٰ کئے جانے کے قابل ہو۔ تو اسے معقولیت کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے۔ اور یہی طریق بقیہ تجاویز کے متعلق اختیار کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد اسمبلی کے مسلمان ممبروں کا یہ فرض ہے۔ کہ اس مسودہ کو بہترین صورت میں پاس کرانے کی کوشش کریں۔

ہندو عورتوں پر خاوندوں کے مظالم

ہندو بیواؤں کی شادی میں روکاوٹوں نے ان بیچاریوں کی جو حالت بنا رکھی ہے۔ وہ تو دردناک ہے ہی۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ شادی شدہ ہندو عورتوں پر بھی محض اس لئے کہ انہیں کسی صورت میں بھی علیحدہ ہو سکنے کا حق حاصل نہیں۔ خاوندوں کی طرف سے سخت مظالم کئے جاتے ہیں۔ اور اس کثرت سے کئے جاتے ہیں کہ خود ہندو چیخ اٹھے ہیں۔ چنانچہ اخبار "گورو گھنٹال" لکھتا ہے:-

"ہندو گھرانوں میں معصوم ہندو لڑکیوں پر کس قدر مظالم ہوتے ہیں اور کس طرح ان کی زندگی ان کے لئے وبال جان ہو رہی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک سے زیادہ مرتبہ ان کالموں میں ان مظالم کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ جو بعض ہندو خاوند اپنی معصوم اور بے گناہ بیویوں پر کرتے ہیں۔ مگر ہندو قوم نے کبھی بحیثیت مجموعی ان مظالم کی طرف اپنی توجہ مبذول نہیں کی۔ نہ ان کے انسداد کی ضرورت سمجھی ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہندو لڑکیاں ستائی جا رہی ہیں۔ اور ان کی تکالیف بڑھتی جاتی ہیں۔ کوئی ہندو خاوند جب چاہے۔ اپنی بیوی کو (معلق) چھوڑ سکتا ہے جب چاہے۔ اسے گھر سے نکال سکتا ہے۔ اس پر سوائے اس کے اور کچھ بوجھ نہیں۔ کہ مجبوری پر وہ اس کے لئے چند روپیہ ماہوار گزارہ دینے کے لئے مجبور ہو سکتا ہے۔ جو پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اگر ہندو خاوندوں کا ظلم یہاں تک ہی ہوتا۔ تو بھی اسے شاید برداشت کر لیا جاتا۔ مگر ہندو خاوند اس سے بھی آگے بڑھ رہے ہیں۔ وہ اپنی بیویوں کو مارتے ہیں۔ بلکہ جان تک لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے واقعات لاہور و امرتسر میں ہو چکے ہیں"۔

چونکہ ہندو دھرم میں عورتوں کو نہایت حقیر درجہ دیا گیا ہے۔ اس لئے جب تک ستم رسیدہ عورتیں ایسے دھرم کے ہی خلاف نہ کھڑی ہو جائیں اس وقت تک ان مظالم سے نہیں بچ سکتیں۔

سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس جالندھر کا شکریہ

۲۳- جون کے "الفضل" میں سب انسپکٹر نکودر کی اس بے ضابطہ اور خلاف آئین کارروائی کے متعلق ایک نوٹ شائع کیا گیا تھا۔ جو اس نے جماعت احمدیہ گڑتے اور صریح کے سالانہ جلسہ کو روکنے۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری کو تھانہ میں بلا کر بٹھائے رکھنے اور جلسہ بند کرنے کیلئے مجبور کرنے کے متعلق کی تھی۔

چونکہ یہ ایک اہم معاملہ تھا۔ اس لئے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ بذات خود سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس جالندھر نواب زادہ عزاز الدین صاحب کے پاس گئے۔ اور انہیں اس کی طرف توجہ دلائی۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے حالات سنکر سب انسپکٹر کی کارروائی کو ناجائز قرار دیتے ہوئے جلسہ کرنے کی اجازت دیدی۔ اور دیگر امور کے متعلق بھی تحقیقات کرنے کا...... وعدہ فرمایا۔ ہم نواب زادہ صاحب موصوف کا اس فرض شناسی کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

457

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ صفات الٰہیہ کا ظہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

اللہ تعالےٰ ایسی نہاں در نہاں اور وراء الورا ہستی ہے جسے ظاہری آنکھوں سے دیکھنا ناممکن اور امر محال ہے۔ لیکن باوجود اس کے اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ انسانی پیدائش کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ پرستار حق بنکر اس قدر اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرے۔ کہ خالق اور مخلوق کے درمیان سے دوئی کا پردہ ہٹ جائے۔ اور انسان کمال انسانی کو پہنچ جائے۔

سوال

جب ایک طرف اللہ تعالےٰ ایسی ہستی نہیں۔ جو انسان کو ظاہری آنکھوں سے دکھائی دے سکے۔ اور دوسری طرف انسانی پیدائش کا مقصد یہ رکھا گیا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی عبودیت کا انتہائی مقام حاصل کرے۔ تو لازماً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسی ہستی سے انسان کیونکر تعلق پیدا کرے۔ اور کس طرح اس کی صفات کی جلوہ گہ بن سکے

انبیاء کی بعثت

اسلام اس سوال کو اس طرح حل کرتا ہے۔ کہ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنے خدا کو تو کوئی آنکھ نہیں پا سکتی۔ ہاں وہ سب آنکھوں کو پا لیتا ہے۔ یعنی اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ میرے بندوں کی آنکھوں سے مجھ تک پہنچنے کا رستہ اوجھل ہو گیا ہے۔ تو وہ اس کا انتظام کر دیتا ہے یعنی ضرورت حقہ پر اپنے انبیاء مبعوث کرتا ہے۔ جو اللہ کے رنگ میں رنگین اور اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اور وہ روحانی راہنمائی کے لئے جو کچھ کہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کہتے ہیں چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ یعنی یہ رسول اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا ۔ جو کچھ کہتا ہے وحی الٰہی کے ماتحت کہتا ہے۔ نیز فرماتا ہے۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ اے رسول جب تو نے کفار کی طرف کنکریوں کی مٹھی بھر کر پھینکی۔ تو تو نے نہیں بلکہ خدا نے پھینکی۔ پس چونکہ انبیاء اللہ تعالےٰ کے بروز ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ دنیا پر صفات الٰہیہ جلوہ گر ہوتی ہیں اور وہ خدا تعالےٰ کے مقرب ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی کامل پیروی اللہ تعالےٰ کا مقرب بنانے کی ضامن ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں سے کہدو، اگر تم خدا کے محبوب بننا اور اس کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تمہارے ساتھ محبت کرنے لگ جائیگا۔

پس اللہ تعالےٰ کا قرب اس کے انبیاء اور مرسلین کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اور صفات الٰہیہ بھی انبیاء کے ذریعہ ہی بندوں پر ظاہر ہو سکتی ہیں۔ گویا انبیاء علیہم السلام خالق و مخلوق کے درمیان ذریعہ اتصال ہوتے ہیں۔ مخلوق کا اللہ تعالےٰ کی طرف صعود انہی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور خالق کا مخلوق پر صفات الٰہیہ کا اظہار بھی انہی کے ذریعہ ہوتا ہے۔

صداقت پہچاننے کے دو طریق

اس اعتبار سے ایک مدعی نبوت کی صداقت معلوم کرنے کے یہ دو طریق ہیں۔ اول یہ کہ دیکھا جائے۔ کیا اس کے ذریعہ لوگوں میں خدا شناسی اور خدا پرستی پیدا ہوئی۔ دوم یہ کہ کیا اس کے ذریعہ دنیا میں صفات الٰہیہ کا ظہور ہوا۔

حضرت مسیح موعود اور روحانی اصلاح

موجودہ زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے لوگوں کی روحانی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اب دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ آیا آپ کی صداقت ان دونوں معیاروں کی رو سے ثابت ہے۔ امر اول یعنے یہ کہ آپ نے لوگوں میں خدا شناسی اور خدا پرستی پیدا کی۔ اظہر من الشمس ہے۔ لاکھوں افراد نے آپ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے جلوے اپنے اوپر دیکھے۔ اور اپنی روحانی حالت میں عظیم الشان انقلاب محسوس کیا۔ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا نہ صرف عہد کیا۔ بلکہ اپنے عمل سے دکھا دیا۔ کہ دین کی خاطر اور خدا کی رضا کے لئے سب کچھ قربان کر دینا ان کے لئے بالکل آسان ہے یہ بات اس قدر واضح ہو چکی ہے۔ کہ مخالفین بھی اس کا انکار نہیں کر سکتے اور جو ان میں شرفاء ہیں۔ وہ علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی حفاظت کرنے والی اور قرون اولیٰ کی یاد کو تازہ کرنے والی اگر کوئی جماعت ہے۔ تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔

پس چونکہ اس پہلو کے لحاظ سے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت ہے۔ اور بارہا یہ پہلو منظر عام پر آ چکا ہے۔ اس لئے دوسرے پہلو کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ یعنے یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی صفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کس طرح ظہور پذیر ہوئیں

صفت علیم کا ظہور

اللہ تعالےٰ کی ایک عظیم الشان صفت یہ ہے۔ کہ وہ علیم ہے مگر لوگ نہیں جانتے تھے۔ کہ وہ کیونکر علیم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کی اس صفت کو جس طرح دنیا پر ظاہر کیا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تبصرہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں فرماتے ہیں:۔ "آپ ہندوستان کے اس گوشہ کے رہنے والے تھے جس پر سکھ حکمران تھے۔ جن کے زیر حکومت علم کا نام و نشان نہ ملتا تھا۔ آپ کسی مدرسہ میں نہیں پڑھے۔ دس دن کے لئے بھی آپ نے کسی درسگاہ میں تعلیم نہیں حاصل کی۔ آپ کے والد صاحب نے معمولی مدرسوں کے ذریعہ سے چند ابتدائی کتب آپ کو پڑھوا دی تھیں۔ مگر جب آپکو اللہ تعالےٰ نے مقام نبوت پر ممتاز کیا۔ تو ایک ہی رات میں آپ کو عربی کا علم اس شان کے ساتھ سکھا دیا۔ کہ عرب اور مصر کے علماء اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے۔ آپ نے عربی زبان میں بڑی تحدی کے ساتھ کتب لکھی ہیں۔ اور اپنے مخالفوں کو بار بار چیلنج دیا ہے۔ کہ اگر وہ آپ کی تصنیفات کو انسانی علم کا نتیجہ بتاتے ہیں تو ان کے مقابلہ میں ویسی ہی کتب لکھ کر دکھاویں۔ مگر باوجود بار بار چیلنج دینے کے اور مقابلہ کی دعوت دینے کے ایک شخص بھی مقابلہ پر نہیں آیا۔ نہ کوئی مصر کا عالم نہ عرب کا نہ ہندوستان کا۔ اب یہ نشان جو آپ سے ظاہر ہوا۔ اگر اللہ تعالےٰ کے علیم ہونے کا یقینی ثبوت نہیں تو اور کیا ہے کیا عقل اس امر کو تسلیم کر سکتی ہے۔ کہ محض وہم کے ساتھ ایک شخص ایسا کمال پیدا کر سکتا ہے؟ پنجاب کا ملک عرب سے اس قدر دور ہے۔ اور علمی مراکز سے اتنے فاصلہ پر ہے۔ کہ کوئی صورت امکان نہیں۔ کہ آپ نے دوسرے لوگوں سے ملکر عربی سیکھ لی ہو۔ اور اگر سیکھ بھی لی ہو۔ تو جبکہ پنجاب کی باقاعدہ درسگاہوں میں پڑھے ہوئے لوگ چند صفحے عربی کے نہیں لکھ سکتے تو آپ نے پنجاب میں بیٹھے بیٹھے چند دن کی صحبت میں عربی پر اس قدر عبور کہاں سے کر لیا۔ کہ عربی میں پچیس کے قریب کتب لکھدیں۔ اور پھر سب علماء کو چیلنج بھی دیا۔ مگر کوئی شخص مقابل پر نہیں آیا۔ بے شک بعض لوگ اپنی فصاحت و بلاغت میں بے نظیر سمجھے جاتے ہیں جیسے شیکسپیئر ڈانٹے وغیرہ مگر انکی مثال اس جگہ پیش نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ وہ لوگ پہلے دعویٰ کر کے نہیں کھڑے ہوئے۔ پہلے تو خود ان کو بھی علم نہیں تھا۔ کہ ان کی کتب کیا رتبہ پائینگی۔ مگر جب وہ کتب مشہور ہوئیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ جب چند آدمی دوڑتے ہیں۔ تو ان میں سے کوئی نہ کوئی تو اول نکل ہی آتا ہے۔ پس جو اول نکلے۔ اس کا حق نہیں۔ کہ وہ اس کو کوئی غیر معمولی کام قرار دے۔ مگر ایک کمزور اور نحیف آدمی جو اچھی طرح چل بھی نہ سکتا ہو۔ وہ ایک دوڑ میں شامل ہو اور پہلے سے کہدے۔ کہ میں اول رہوں گا۔ اور پھر اول رہے۔ تو اس کا اول رہنا بے شک ایک معجزہ ہوگا۔ اور کسی بالا طاقت کیطرف منسوب کیا جائیگا۔" (ص ۸۳)

قبل از وقت امور غیبیہ کا انکشاف

اللہ تعالےٰ کے علیم ہونے کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔ جو اپنے وقت میں پوری ہو کر اس بات کا ثبوت ٹھہریں۔ کہ فی الواقع اللہ تعالےٰ علیم ہے اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثال کے طور پر صرف ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔ جسکا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں اس طرح فرمایا ہے۔ "ہمارا ایک مقدمہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں چند موروثی اسامیوں پر تھا۔ مجھے خواب میں بتلایا گیا۔ کہ اس مقدمہ میں ڈگری ہوگی۔ میں نے کئی لوگوں کے آگے وہ خواب بیان کی۔ منجملہ ان کے ایک ہندو بھی تھا۔ جو میرے پاس آمدورفت رکھتا تھا۔ اس کا نام شرمپت تھا × × × × × اس کے پاس بھی میں نے یہ پیشگوئی بیان کردی تھی۔ کہ اس مقدمہ میں ہماری فتح ہوگی۔ بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا۔ کہ جس روز اس مقدمہ کا آخیر حکم سنایا جانا تھا۔ ہماری طرف سے کوئی شخص حاضر نہ ہوا۔ اور فریق ثانی جو شاید پندرہ یا سولہ آدمی تھے حاضر ہوئے۔ عصر کے وقت ان سب نے واپس آکر بازار میں بیان کیا۔ کہ مقدمہ خارج ہوگیا۔ تب وہی شخص مسجد میں میرے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ اور طنزاً کہا۔ کہ لو صاحب آپ کا مقدمہ خارج ہوگیا۔ میں نے کہا۔ کہ کس نے بیان کیا۔ اس نے جواب دیا کہ سب مدعا علیہم آگئے ہیں۔ اور بازار میں بیان کر رہے ہیں۔ یہ سنتے ہی میں حیرت میں پڑ گیا۔ کیونکہ خبر دینے والے پندرہ آدمی سے کم نہ تھے۔ اور بعض ان میں سے مسلمان اور بعض ہندو تھے۔ تب جو کچھ مجھ کو فکر اور غم لاحق ہوا۔ اس کو میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ ہندو تو یہ بات کہہ کر خوش خوش بازار کیطرف چلا گیا۔ گویا اسلام پر حملہ کرنے کا ایک موقعہ اس کو مل گیا مگر جو کچھ میرا حال ہوا۔ اس کا بیان طاقت سے باہر ہے۔ عصر کا وقت تھا میں مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا۔ اور دل سخت پریشان تھا۔ کہ اب یہ ہندو ہمیشہ کے لئے یہ کہتا رہیگا۔ کہ کس قدر دعوے سے ڈگری ہونے کی پیشگوئی تھی۔ اور وہ جھوٹی نکلی۔ اتنے میں ایک آواز گونج کر آئی۔ اور آواز اس قدر بلند تھی۔ کہ میں نے خیال کیا۔ کہ باہر سے کسی آدمی نے آواز دی ہے۔ آواز کے یہ لفظ تھے۔ کہ "ڈگری ہوگئی ہے۔ مسلمان ہے" یعنے کیا تو باور نہیں کرتا۔ تب میں نے اٹھ کر مسجد کے چاروں طرف دیکھا۔ تو کوئی آدمی نہ پایا۔ تب یقین ہوگیا۔ کہ فرشتہ کی آواز ہے۔ میں نے اس ہندو کو پھر اسی وقت بلایا۔ اور فرشتہ کی آواز سے اطلاع دی۔ مگر اسکو باور نہ آیا۔ صبح میں خود بٹالہ کی تحصیل میں گیا۔ اور تحصیلدار حافظ ہدایت علی نام ایک شخص تھا۔ وہ اس وقت ابھی تحصیل میں نہیں آیا تھا۔ اس کا مثل خواں متھرا داس نام ایک ہندو موجود تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ ہمارا مقدمہ خارج ہوگیا۔ اس نے کہا۔ کہ نہیں بلکہ ڈگری ہوگئی۔ میں نے کہا۔ کہ فریق مخالف نے قادیان جاکر یہ مشہور کردیا ہے۔ کہ مقدمہ خارج ہوگیا ہے۔ اس نے کہا کہ ایک طور سے انہوں نے بھی سچ کہا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ جب تحصیلدار فیصلہ لکھ رہا تھا۔ تو میں ایک ضروری حاجت کے لئے اٹھ کر چلا گیا تھا۔ تحصیلدار نیا تھا اس کو مقدمہ کی پیش و پس کی خبر نہ تھی۔ فریق مخالف نے ایک فیصلہ اس کے روبرو پیش کیا۔ جس میں موروثی اسامیوں کو بلا اجازت مالک کے اپنے اپنے کھیتوں سے درخت کاٹنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ تحصیلدار نے وہی فیصلہ کو دیکھ کر مقدمہ خارج کردیا۔ اور ان کو رخصت کردیا۔ جب میں آیا۔ تو تحصیلدار نے وہ فیصلہ مجھے دیا۔ کہ شامل مثل کرو۔ جب میں نے اس کو پڑھا۔ تو میں نے تحصیلدار کو کہا۔ کہ یہ تو آپ نے بھاری غلطی کی۔ کیونکہ جس فیصلہ کی بنا پر آپ نے یہ حکم لکھا ہے۔ وہ اپیل کے محکمہ سے منسوخ ہوچکا ہے۔ مدعا علیہم نے شرارت سے آپ کو دھوکا دیا ہے۔ اور میں نے اسی وقت محکمۂ اپیل کا فیصلہ جو مثل سے شامل تھا۔ ان کو دکھلا دیا۔ تب تحصیلدار نے بلا توقف اپنا پہلا فیصلہ چاک کردیا۔ اور ڈگری کردی۔ کہ یہ ایک پیشگوئی ہے۔ کہ ایک ہندوؤں کی جماعت اور کئی مسلمان اس کے گواہ ہیں۔ اور وہی شرمپت اس کا گواہ ہے۔ جو بہت خوشی سے یہ خبر لے کر میرے پاس آیا تھا۔ کہ مقدمہ خارج ہوگیا۔ فالحمد للہ علی ذالک" (نشان نمبر ۱۱۲) اسی طرح بکثرت اللہ تعالےٰ نے آپ پر اخبار غیبیہ کا انکشاف فرمایا۔ اور ثابت ہوگیا۔ کہ حقیقتاً اللہ تعالےٰ علیم ہستی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے علم کا نمونہ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ دکھاتا ہے۔

صفت خلق کا ظہور

اللہ تعالیٰ کی ایک اور صفت یہ ہے۔ کہ وہ خالق ہے۔ ساری دنیا اسے تسلیم کرتی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی خالقیت کا ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ نظام عالم کو دیکھ کر یہ رائے قائم کر سکتے ہیں۔ کہ اس دنیا کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ہونا چاہیئے۔ مگر ہونا چاہیئے اور ہے میں بڑا فرق ہے۔ ہونا چاہیئے۔ ایک ظن ہے۔ اور یہ ظن ہمیں یقین کے مقام تک نہیں پہنچا سکتا۔ ایسے احتمالات ہو سکتے ہیں۔ کہ ممکن ہے۔ آئندہ زمانہ کی علمی ترقی یہ ثابت کردے۔ کہ مادہ کی بعض خصوصیات اور حرکات ایسے ہیں۔ جنکی وجہ سے وہ خود بخود مختلف چیزوں کی شکلیں اختیار کرتا رہتا ہے۔ پس ایسے احتمالات کے ہوتے ہوئے کوئی ایسی دلیل وجہ تسلی نہیں ہو سکتا جو صرف اس حد تک راہنمائی کرے۔ کہ اس دنیا کا کوئی نہ کوئی خالق ہونا چاہیئے۔ بلکہ وہی دلیل تسلی دے سکتی ہے جو ہونا چاہیئے کے مقام سے بلند کر کے ہمیں "ہے" کے مقام تک پہنچادے۔ اور ایسا ہو۔ کہ ہم اپنی آنکھوں سے اللہ تعالےٰ کی صفت خلق کا مشاہدہ کرلیں۔ یہ مشاہدہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے کرایا۔

ایک مثال

اس ضمن میں ایک صاحب عطا محمد نے اپنا بیان "سیرۃ المہدی" میں مفصل درج کرایا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ میں ونجواں ضلع گورداسپور میں پٹواری تھا۔ قاضی نعمت اللہ صاحب خطیب بٹالوی مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بہت تبلیغ کیا کرتے تھے۔ مگر میں پرواہ نہیں کرتا تھا۔ ایکدن میں نے کہا۔ میں تمہارے مرزا کو خط لکھ کر ایک بات کے متعلق دعا کراتا ہوں اگر وہ کام ہوگیا۔ تو میں سمجھ لوں گا۔ کہ وہ سچے ہیں۔ چنانچہ میں نے حضرت صاحب کو خط لکھا۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ خدا مجھے خوبصورت صاحب اقبال لڑکا جس بیوی سے میں چاہوں عطا کرے۔ میں نے یہ بھی لکھدیا کہ میری تین بیویاں ہیں۔ مگر کئی سال ہوگئے۔ آج تک کسی کے اولاد نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ بڑی بیوی کے بطن سے لڑکا ہو۔ حضرت صاحب کی طرف سے مجھے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط گیا۔ کہ مولیٰ کے حضور دعا کی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو فرزند ارجمند صاحب اقبال خوبصورت لڑکا جس بیوی سے آپ چاہتے ہیں عطا کریگا۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ آپ زکریا والی توبہ کریں۔ میں نے زکریا والی توبہ کے متعلق دھرم کوٹ کے مولوی فتح الدین صاحب مرحوم احمدی سے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا۔ اس سے مراد یہی ہے۔ کہ بدینی چھوڑ دو۔ حلال کھاؤ۔ نماز روزہ کے پابند ہو جاؤ۔ یہ سن کر میں نے ایسا کرنا شروع کردیا۔ چار پانچ ماہ کے بعد اللہ تعالےٰ نے حمل کے آثار پیدا کردیئے۔ اور میں نے اردگرد سب کو کہنا شروع کیا۔ کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ اور ہوگا بھی خوبصورت لوگ بڑا تعجب کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ اگر ایسا ہوگیا۔ تو واقعی بڑی کرامت ہے۔ آخر لڑکا پیدا ہوا اور خوبصورت ہوا۔ میں اسی وقت دھرم کوٹ بھاگا گیا۔ جہاں میرے کئی رشتہ دار تھے۔ اور لوگوں کو اس کی پیدائش سے اطلاع دی۔ کئی لوگ اسی وقت بیعت کے لئے قادیان روانہ ہوگئے۔ اور میں نے بھی بیعت کرلی۔

نشان کی عظمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اگر کوئی خدا نہیں۔ یا وہ خالق نہیں۔ تو کس طرح ایک ایسے شخص کے ہاں جو بانجھ تھا۔ جس نے تین بیویاں بارہ سال کے عرصہ میں کیں۔ کہ اس کے ہاں اولاد ہو۔ مگر ایک کے ہاں بھی اس عرصہ میں اولاد نہ ہوئی۔ مرزا صاحب کی دعا سے اولاد حاصل ہوگئی۔ اور پھر ان شرائط کے ساتھ ہوئی۔ جو سوال کرنے والے نے کئے تھے۔ یعنی اس عورت سے ہوئی جو سب سے بڑی تھی۔ اور ہوا بھی لڑکا۔ اور ہوا بھی خوبصورت۔ اگر کوئی خدا نہیں۔ اگر وہ خالق نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے یہ سب کچھ کس طرح ہوا۔ اور اس نشان کی عظمت اور شان اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سائل کو قبل از وقت لکھدیا گیا تھا کہ اس کی طلب کردہ شرطوں کے ساتھ اس کے ہاں اولاد ہوگی۔" (حقیقی اسلام صفحہ ۹۴)

صفت خلق کا ایک اور پہلو

اس کے علاوہ اور بھی بیسیوں اس قسم کے واقعات ہیں۔ کہ بے اولادوں کو آپکی دعا سے اللہ تعالےٰ نے اولاد عطا فرمائی۔ لیکن اب ہم صفت خلق کے اس پہلو کو لیتے ہیں۔ کہ جسطرح خدا پیدا کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر چاہے تو سلسلۂ اولاد بند بھی کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے دوسری قسم کی صفت بھی ظاہر فرمائی۔ چنانچہ سعد اللہ لدھیانوی جب اپنی شرارتوں میں حد سے بڑھ گیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کی نسبت الہام ہوا۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر یعنے تیرا دشمن جو تیری نسل کے منقطع ہو جانے کا آرزومند ہے خود اسکی نسل قطع کردی جائیگی۔ اور یہ ہمیشہ کے لئے بے نسل رہیگا۔

سعد اللہ اور اس کے لڑکے کا ابتر رہنا

جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی سعد اللہ کے ہاں ایک لڑکا موجود تھا۔ جسکی عمر چودہ سال کے قریب تھی۔ اور وہ خود بھی جوان تھا

۲ اور نسل کے منقطع ہو جانے کی نظامہ ... خالق ہے۔ اس شخص سے اپنی صفت خلق کا سایہ ہٹا لیا اور باوجود اس کے جوان ہونے کے اور باوجود اس کے کہ وہ پیشگوئی کے بعد چودہ سال تک زندہ رہا۔ اس کے ہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمدنِ اسلام

موںہہ کھول کر جمائی لینے کی ممانعت

کامل مذہب

اسلام ایک مکمل مذہب ہے۔ اور اس نے ہر بات میں انسان کی راہ نمائی کی ہے۔ اور ایسی ہدایات دی ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے ہر قسم کے ضرر اور نقصان سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے بعض ایسی باتوں کے متعلق بھی اسلام میں ہدایات اور احکام ملیں گے۔ جو بظاہر بہت معمولی اور غیر ضروری نظر آئیں گی۔ لیکن فی الحقیقت وہ ہدایات اپنے اندر حکمت و معانی کا ایک بحر مواج رکھتی ہیں۔ اور زمانہ کی نئی تحقیقاتیں ان کی قدر و قیمت کو آشکار کر رہی ہیں۔ آج ہم ایک ایسے ہی امر کو پیش کرتے ہیں جو بظاہر معمولی ہے۔ لیکن اس کے متعلق اسلامی ہدایات کو نظر انداز کرنا نہایت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے؛

جمائی کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم

مسلم نے ابی سعید خدری سے ایک حدیث اس طرح نقل کی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ فان الشیطان یدخل یعنے جس وقت تم میں سے کوئی جمائی لے۔ تو چاہئیے۔ کہ موںہہ پر اپنا ہاتھ رکھے۔ کیونکہ اگر موںہہ کھلا رکھے۔ تو شیطان اس کے موںہہ میں داخل ہوتا ہے؛

اسلام کی خصوصیّت

اس میں شک نہیں۔ کہ جمائی لینا موجودہ تہذیب میں بھی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اور تقریباً ہر تمدن میں وہ شخص غیر شائستہ خیال کیا جاتا ہے۔ جو مجلس میں بیٹھے ہوئے موںہہ کھول کر جمائیاں لینی شروع کر دے لیکن یہ خیال محض اس امر کے پیش نظر وضع کیا گیا ہے۔ کہ جمائی لینے سے انسان کی ہیئت کذائی کچھ اس قسم کی ہو جاتی ہے۔ جو ایک سنجیدہ مجلس کے شایان شان نہیں ہوتی۔ مگر نہ اسلام کے سوا دنیا کے کسی اور مذہب نے مذہبی حیثیت سے اس کی ممانعت نہیں کی۔ اور نہ شیطان سے اس کا تعلق بتا کر اس سے روکا ہے۔ یہ صرف اسلام کا ہی خاصہ ہے کہ اس رنگ میں اس کے متعلق ضروری ہدایت دی۔

جمائی کیا ہے؟

جمائی کی علت یہ ہے۔ کہ سانس لیتے وقت کچھ ہوا انسان کے پھیپھڑے کے اندر رہ جاتی ہے۔ اور تھوڑی دیر تک وہاں رہنے کے باعث زہر آلود ہو جاتی ہے۔ جو اگر جلد باہر نہ نکلے تو خون میں خرابی اور فساد پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ ایک طبعی فعل ہے اور اس سے پھیپھڑوں میں سے گندی ہوا خارج ہو کر اس کی جگہ تازہ اور صحت بخش ہوا داخل ہو جاتی ہے؛

طبی ممانعت

آج کل طبی لحاظ سے بھی یہ ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ اس زہر آلود اور گندی ہوا کو موںہہ کھول کر ایسے طریق پر باہر نہ نکالا جائے۔ کہ وہ قریب کی صاف ہوا کو مکدر کر دے۔ اور جو شخص پاس بیٹھا ہو۔ اس پر بھی ویسی ہی کاہلی اور سستی طاری کر دی جائے۔ جس کے زیر اثر خود جمائی لینے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے۔ کہ مجلس میں بیٹھے ہوئے اگر کوئی شخص جمائی لے۔ تو دوسرے پر بھی اس کا اثر ہو جاتا ہے۔ اور وہ بھی جمائی لینے لگ جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ ایک شخص کے اندر سے زہر آلود ہوا نکل کر دوسرے پر بھی اثر ڈال دیتی ہے۔

موںہہ کھولنے سے نقصان

لیکن اگر اس مجلسی خرابی کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو علیحدگی میں بھی موںہہ کھولنا نہایت مضر ہے۔ کیونکہ معلوم ہوا ہے۔ کہ بے اختیاری کی حالت میں جبڑوں کو حد انتہا سے زیادہ کھول دینے کا نتیجہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے۔ کہ اعصاب میں ایسی کھچاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ موںہہ کھلا رہ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات جوڑ اکھڑ جاتے ہیں۔ اور اگر بروقت طبی امداد نہ مل سکے۔ تو انسان ہمیشہ کے لئے بدنما ہو جانے کے علاوہ کھانے اور بات تک کرنے سے بھی معذور ہو جاتا ہے۔

واقعات

رسالہ عصمت ماہ جون میں ایک خاتون نے اس قسم کے دو چشمدید واقعات لکھے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتی ہیں۔ میری جٹھانی کی اماں اپنے گاؤں سرودھن سے جو ریاست جنجرہ میں ہے۔ ہمارے ہاں آئیں۔ بے چاری ضعیفہ تھیں۔ جمائی لینے کی حالت میں جبڑا جو کھلا۔ تو جوڑ اکھڑ گئے۔ اور موںہہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ اب نہ موںہہ بند ہو سکتا ہے۔ نہ موںہہ سے کوئی لفظ نکل سکتا ہے۔ عا عا عا کے سوا کوئی تلفظ ہی ادا نہیں ہوتا تھا۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ مگر وہ ناکام رہا۔ پھر دوسرے ڈاکٹر کو بلایا۔ جس نے خدا خدا کر کے کہیں چار گھنٹہ کی جدو جہد کے بعد انہیں نجات دلائی۔

دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ انہی خاتون کے ایک نوجوان دیور کو کسی ضروری کام کے لئے باہر بھیجا گیا۔ وہ دس بجے رات کو روانہ ہوا بارہ بجے جب سب لوگ سوئے ہوئے تھے۔ دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی دروازہ کھولا۔ تو کیا دیکھا۔ کہ یکایک یہی صاحب جو دو گھنٹہ پیشتر روانہ ہوئے تھے۔ موںہہ پر مفلر لپیٹے عجیب بے بسی اور عبرت انگیز حالت میں سامنے کھڑے ہیں۔ سب حیران تھے۔ کہ کیا حادثہ پیش آیا۔ نوکر نے جو ان کے ہمراہ تھا۔ سارا واقعہ سنایا۔ سیگریٹ کا شغل جاری تھا۔ کہ جمائی لی۔ اور موںہہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ انہیں فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔ مگر وہاں کا ڈاکٹر چونکہ اس علاج سے ناواقف تھا۔ اس کی مداخلت سے بجائے کسی فائدہ کے درد شدید شروع ہو گیا۔ اور آخر انہیں بمبئی لے جانا پڑا اور وہاں کے ڈاکٹر نے بتایا۔ کہ اگر چند گھنٹے اور دیر ہو جاتی۔ تو پھر کچھ نہ ہو سکتا؛

جمائی میں بے احتیاطی کا نتیجہ

اسی نوعیت کے اور بھی واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ اور کئی لوگ ایسے بھی نظر آئیں گے۔ جو محض جمائی احتیاط سے نہ لینے کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے ایک مستقل مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ کیونکہ جبڑے کے جوڑ اکھڑ جانے کے بعد انہیں وقت پر طبی امداد نہ مل سکی۔ خود راقم الحروف ایک ایسے شخص سے واقف ہے۔ جو نہایت اچھی صحت کے ساتھ ہر قسم کے عیش و آرام میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ کہ جمائی لیتے وقت اسلامی ہدایت کو نظر انداز کر دینے کے باعث آج وہ زندگی کے سرور سے محروم ہو چکا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئیے۔ کہ زندگی سے بیزار ہے۔ کیونکہ شکل و شباہت کے بگڑ جانے کے علاوہ نہ کھانے کا رہا ہے۔ نہ پینے کا۔ اور بات نہیں کی جا سکتی۔

موںہہ کھلا رکھنے پر شیطان کے داخل ہونے سے یہی مراد ہے۔ کہ اس طرح ضرر پہنچ جاتا ہے۔ اور جب جمائی لیتے وقت موںہہ پر ہاتھ رکھ لیا جائے۔ تو قدرتاً موںہہ اس قدر نہیں کھلتا۔ جتنا کھلا چھوڑنے کی حالت میں خود بخود کھل جاتا ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئیے۔ موںہہ پر ہاتھ رکھنے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ موںہہ بند کر لیا جائے۔ اور جمائی کو روک دیا جائے۔ بلکہ ہاتھ اس طرح رکھنا چاہئیے۔ کہ اندر کی ہوا آسانی سے باہر نکل سکے؛

پس اس بارے میں بھی انسان اسلامی اصول کی پیروی کر کے ضرر نقصان پریشانی اور مشکلات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

صداقتِ اسلام

اتنی باریک طبی تحقیقاتیں تو آج ہو رہی ہیں۔ اور ایسے تہذیب و تمدن کے اصول دنیا اب سیکھ رہی ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ظاہری علوم سے بالکل ناآشنا تھے۔ آج سے کئی سو سال قبل یہ سبق دیا۔ اور اپنے پیروؤں کو اس امر کے متعلق ہدایت سے محروم نہ رکھا؛

خریداران حصص ہوزری زیادہ دیر نہ کریں!

ابھی کچھ حصے باقی رہتے ہیں۔ جن دوستوں کو درخواست کے فارم خانہ پری کے لئے بھیجے گئے ہیں انکو بھی چاہئیے۔ کہ جس قدر حصے خریدنا چاہتے ہیں۔ ان کی درخواست بہت جلد بھیج دیں۔ کیونکہ بہت ممکن ہے۔ کہ باوجود پہلے سے ارادہ کرنے کے عین وقت پر پیچھے رہ جائیں اور تعداد حصص جو اس وقت فروخت ہوتی ہے ختم ہو جائے

پراسپکٹس و درخواست فارم دفتر سے طلب کئے جا سکتے ہیں درخواستیں ڈائرکٹر کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ درخواست کے ساتھ فی حصہ دو روپے نقد بھی بھیجنے ضروری ہیں؛

(ڈائرکٹر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارتوں کے اعلانات

تقرر امرائے جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل اصحاب کو تاریخ اعلان سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء تک امیر منظور فرمایا ہے۔ یہ جماعتیں مطلع رہیں۔ اور جو اصحاب امیر مقرر ہوئے ہیں وہ اپنا کام باضابطہ شروع کر دیں۔ فرائض و اختیارات کی ایک ایک کاپی ان کی خدمت میں بذریعہ ڈاک ارسال کی جا چکی ہے۔ اگر کسی صاحب کو نہ ملی ہو۔ تو فوراً مطلع فرمائیں

(۱) حیدرآباد دکن مولوی ابوالحمید صاحب آزاد (۲) محبوب نگر (دکن) مولوی اسحاق علی صاحب (۳) ابادان (ایران) مرزا برکت علی صاحب (۴) کریم پور ضلع جالندھر۔ چوہدری لکھا صاحب۔ (۵) کوئٹہ خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب (۶) راولپنڈی قاضی رشید احمد صاحب (۷) نوشہرہ ضلع پشاور مرزا غلام حیدر صاحب (۸) سامانہ (ریاست پٹیالہ) مولوی فضل الرحمٰن صاحب (۹) جہلم بابو عطا محمد صاحب (۱۰) شملہ حافظ عبدالسلام صاحب (۱۱) امرتسر ڈاکٹر محمد منیر صاحب (۱۲) انبالہ بابو عبدالرحمٰن صاحب (۱۳) گجرات ملک برکت علی صاحب (۱۴) سرڈھمر (ضلع ہوشیارپور) چوہدری چھجو خان صاحب۔ (۱۵) مردان میاں محمد یوسف صاحب۔ (۱۶) فیروزپور مرزا ناصر علی صاحب (۱۷) شاہدرہ (ضلع شیخوپورہ) حکیم احمد الدین صاحب (۱۸) کوہاٹ چوہدری عبدالرحمٰن خانصاحب۔ (۱۹) پاک پٹن چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ (ناظر اعلیٰ ۲۲ جون)

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران صرف ۳۱ دسمبر ۱۹۳۲ء تک کے لئے ہیں:۔

زنجبار (افریقہ)

پریذیڈنٹ۔ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب ہیلتھ آفیسر
جنرل سکرٹری۔ ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب ایم بی بی ایس
سکرٹری تبلیغ۔ " " "
سکرٹری امور عامہ " " "
جائنٹ سکرٹری میاں عبدالغفور خان صاحب

محاسب و لائبریرین:۔ میاں عبدالسبوح صاحب

قصور ضلع لاہور

جنرل سکرٹری۔ مولوی عبدالقادر صاحب
انسپکٹر تبلیغ " " "
سکرٹری تبلیغ مولوی اقبال الدین صاحب
سکرٹری مال مرزا محمد صدیق بیگ صاحب

کھریپڑ ضلع لاہور معہ جوڑہ۔ شیخ عماد و کھڈیاں

سکرٹری۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب

لدھیکے نیویں معہ ستوکی (ضلع لاہور)

سکرٹری مولوی احمد علی صاحب

للیانی (ضلع لاہور)

سکرٹری۔ منشی کرم الدین صاحب

اٹھوال۔ ضلع گورداسپور

جنرل سکرٹری حکیم محمد ابراہیم صاحب
سکرٹری تبلیغ۔ منشی محمد رمضان صاحب مدرس
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ چوہدری دین محمد صاحب
سکرٹری امور عامہ۔ چوہدری سلطان بخش صاحب (ناظر اعلیٰ)

عہدہ داران تبلیغ کو ضروری اطلاع

میں قبل ازیں اطلاع دے چکا ہوں کہ ہر ایک مہتمم صاحب تبلیغ علاقہ اور نائب مہتمم صاحب اپنے اپنے ضلع کے اندر جلسہ اور مناظرہ کرانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ مگر ایسی صورت میں جب مرکز سے مبلغین کو منگوانے کی ضرورت پیش آئے تو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی اجازت کے ساتھ جلسہ یا مناظرہ کی تاریخ مقرر کرنی چاہئیے۔ جس علاقہ کے عہدہ داران اس اعلان کی خلاف ورزی کریں گے۔ وہ مبلغین کے مہیا کرنے کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ مگر ٹرینڈ مبلغین کی سخت قلت ہے۔ لہٰذا اس مشکل کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

احمدی جماعتوں کی تبلیغی جدوجہد

ماہ مئی ۱۹۳۲ء میں مندرجہ ذیل جماعتوں نے اپنے اپنے تبلیغی کام کی رپورٹیں بھجوائی ہیں۔ ان جماعتوں کے عہدیداران قابل شکریہ ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے فرض کو محسوس کیا۔ دوسری جماعتوں کے عہدیداران تبلیغ کو بھی چاہئیے۔ کہ وہ اپنے اپنے کام کی ماہواری رپورٹیں بھجوایا کریں۔

کلکتہ[۱] ۔ سکندرآباد[۲] ۔ لاہور[۳] ۔ امرتسر[۴] ۔ گجرات[۵] گوجرانوالہ[۶] ۔ امرتسر[۷] ۔ ملتان[۸] ۔ شیخوپورہ[۹] ۔ فیروزپور[۱۰] ۔ انبالہ[۱۱] ۔ صالح نگر[۱۲] ۔ گورداسپور[۱۳] ۔ لدھیانہ[۱۴] ۔ جہلم[۱۵]

دفتر میں کام کی رپورٹ بھیجنا ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسے تبلیغ کا کام کرنا۔ ہر ضلع کے نائب مہتممان تبلیغ ماہوار رپورٹ بھجوایا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

تقرر انسپکٹران وصایا

دفتر بہشتی مقبرہ کے کام کی زیادتی اور بڑھتی ہوئی ضروریات کی وجہ سے میں نے اخبار الفضل میں اعلان کیا تھا کہ جو دوست اپنی آنریری خدمات پیش کر کے میری امداد کرنا چاہیں۔ وہ اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ اس پر بابو مختار احمد صاحب ایاز کلرک آرسنل راولپنڈی اور ملک عزیز احمد صاحب ڈرافٹسمین رزمک نے اپنے نام اس غرض کے لئے پیش کئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔ مجلس کارپرداز مصالح مقبرہ بہشتی قادیان نے ان کی خدمات کو شکریہ کے ساتھ قبول کرتے ہوئے اپنے ریزولیشن ۸ مورخہ $\frac{۵}{۳۲}$ ۲۱ میں ہر دو صاحبان کا تقرر بطور انسپکٹر وصایا برائے ضلع راولپنڈی و ڈیرہ اسمٰعیل خان بنوں کوہاٹ منظور فرما لیا ہے۔ دوستوں کو چاہئیے کہ ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ہر طرح سے ان کی امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

موصی اصحاب توجہ فرمائیں

میں نے اخبار الفضل میں اعلان کے ذریعہ حصہ آمد ادا کرنے والے موصی احباب سے ان کی رائے دریافت کی تھی کہ جماعت احمدیہ مزنگ لاہور نے تجویز پیش کی ہے کہ ہر موصی کو دفتر کی طرف سے وصیت کی منظوری کے سرٹیفکیٹ کے ہمراہ ایک پاس بک ملنی چاہئیے۔ جس میں موصی اصحاب ادا کردہ روپیہ کی رسید سکرٹری صاحبان سے لیا کریں تا کہ وفات پر پاس بک پیش کی جانے پر مزید حسابی تحقیقات کی ضرورت پیش نہ آئے۔ بلکہ اسی کو کافی سمجھا جائے۔ اس کے متعلق اس وقت تک صرف چند دوستوں نے اپنی رائے لکھ کر بھجوائی ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے موصیوں کی تعداد کئی ہزار ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ حصہ آمد دینے والے موصی اصحاب جلدی اپنی رائے لکھ کر بھجوا دیں۔ کہ ایسی پاس بک ہونی چاہئیے۔ یا کہ نہ

459

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محکمہ زراعت کشمیر میں مسلمانوں کی حق تلفی

قابل توجہ وزیر اعظم کشمیر

ریاست کشمیر کی زراعت پیشہ آبادی

ریاست جموں و کشمیر کی آبادی ۸۰ فیصدی سرکار والا مدار کی وہ رعایا ہے۔ جو زمیندار پیشہ ہے اور مسلمان ہے مگر جو حالت اس طبقہ کی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ سرکار والا نے اس طبقہ کی فلاح و بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ زراعت قائم کیا تھا۔ جسے قائم ہوئے اب پچیسواں سال ہے۔ اس مدت میں ہماری بدقسمتی سے ریاست کو کبھی اس بات کا احساس نہیں ہوا۔ کہ اس محکمہ کی ڈائرکٹری پر کسی قابل مسلمان کو مقرر کیا جائے۔ بلکہ ہمیشہ پنجاب کے غیر مسلم لوگوں کے ہاتھ میں خالص مسلمان طبقہ گرفتار رہا۔ اس میں شک نہیں کہ ان ڈائرکٹروں میں سے ایک دو نہایت شریف تھے۔ مگر اکثر کے متعلق مسلمانوں کو سخت شکایات ہیں۔

سید عبد اللہ شاہ صاحب کا تقرر

اب معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ ڈائرکٹر صاحب کی ملازمت جلد ختم ہونے والی ہے۔ ہم چشم براہ ہیں۔ کہ اس جگہ پر کسی قابل مسلمان کی خدمات حاصل کی جائیں۔ اگر یہ صحیح ہو۔ کہ وہ اپنی سابقہ ملازمت پر واپس جا رہے ہیں تو ہماری نظر میں سید عبد اللہ شاہ صاحب اس عہدہ کے لئے ہر طرح موزوں ہیں۔ جو پہلے کچھ مدت اس محکمہ میں بطور اسسٹنٹ کام کر چکے تھے۔ اور اب کہیں پنجاب کے محکمہ زراعت میں کسی اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں اس خیال سے کہ وہ کشمیری الاصل بھی ہیں توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ یہاں بہت مفید ثابت ہوں گے۔ اگر کسی وجہ سے ریاست ان کی خدمات حاصل نہ کر سکے۔ تو پھر موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم زور سے عرض کریں گے۔ کہ اس جگہ کے لئے پنجاب سے کوئی تجربہ کار اور قابل مسلم افسر تلاش کیا جائے۔ اور کسی صورت میں بھی اب اس محکمہ کی باگ کسی غیر مسلم کے ہاتھ میں نہ دی جائے۔

اسسٹنٹ ڈائرکٹر کا رویہ

اس محکمہ کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر ایک کشمیری پنڈت ہیں۔ لیکن ان کو نہ اس عہدہ کی لیاقت ہے اور نہ تجربہ حاصل ہے۔ مگر کی ملازمت میں جو مسلم کش پالیسی انہوں نے برتی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بعد دنوں کی گذشتہ تقسیم کے تقسیم پر ... [illegible] جو زمینداروں کے [illegible] کرکے زمینوں میں تیار کرائے گئے تھے۔ وہ انہی کی بدولت پنڈت چکداروں اور تجارتی باغات والوں کے حوالے کئے گئے۔ اور جو مسلم زمیندار اس تمنا سے کہ ان کو سال بھر کے انتظار کے بعد کچھ پودے ملیں گے نقد و جنس خرچ کرکے اور ہفتہ بھر ضائع کرکے گئے تھے۔ وہ محروم رکھے گئے۔ یا کسی کو چند پودے دے کر واپس کیا گیا۔ اس کی تفصیل محکمہ زراعت میں موجود ہوگی۔ بہرحال ہم ابھی اسسٹنٹ صاحب کے کارنامے حکام کے سامنے پیش نہیں کرنا چاہتے۔ اس وقت اشارہ ہی کافی سمجھتے ہیں۔ ورنہ ہمارے پاس یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مسلمانوں اور غریب زمینداروں کے حق میں سم قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ کافی ثبوت ہیں۔ ہم مؤدبانہ التجا کرتے ہیں کہ تاوقتیکہ کوئی مسلمان ڈائرکٹر نہ مقرر کیا جائے گا۔ موجودہ حالت ہی برقرار رہیگی۔

محکمہ وٹرنری کا افسر اعلیٰ

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ محکمہ وٹرنری کا افسر اعلیٰ بھی کشمیری پنڈت مقرر ہونے والا ہے۔ اور موجودہ سپرنٹنڈنٹ صرف اس لئے کہ وہ مسلمان ہے۔ علیحدہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا محکمہ ہے۔ جو زمینداروں کے حیوانات کی بہبودی کے لئے بنا ہوا ہے۔ ظاہرًا صورت تو یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ باقی سینکڑوں محکموں کی طرح اس محکمہ کا اجارہ بھی پنڈتوں کے حوالہ کیا جا رہا ہے۔ اس وقت جبکہ گلینسی رپورٹ کی سفارشات پر عمل ہونے کی امیدیں ہمارے تن مردہ میں جان ڈال رہی ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ مسلمان افسروں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے۔

زمیندارہ بنکس

محکمہ زمیندارہ بنک کی عنان حکومت بھی غیر مسلم کے ہاتھوں میں ہے۔ حالانکہ ممبران بنکس تمام کے تمام مسلمان ہیں۔ خان عبد المجید خاں صاحب جو پہلے رجسٹرار تھے۔ ان کی پالیسی بھی ہندو پرور اور مسلم کش رہی۔ ان کے جانے پر ہم کو تو امید تھی۔ کہ شیخ غلام محمد صاحب کو جنہیں ٹریننگ دی گئی تھی۔ اس عہدہ پر مقرر کیا جائیگا۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ اور اب دونوں افسر اعلیٰ یعنی رجسٹرار و ڈپٹی رجسٹرار غیر مسلم ہیں۔ قابل غور ہے۔ کہ اس طرح مسلمانوں کی ابتری اور بری حالت کیونکر دور ہو سکتی ہے۔ یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ڈپٹی رجسٹرار کی آسامی کا کوئی فائدہ نہیں اگر یہ درمیانی زردک ہٹا دی جائے۔ تو کام میں سہولت ہو سکتی ہے۔ اس موقعہ پر یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ ان ہر سہ محکمہ جات میں ۴ سپرنٹنڈنٹ اور دو ہیڈ کلرک ہیں جن میں سے ایک بھی مسلمان نہیں۔ ایسے محکمہ جات میں جہاں کاروبار خاص کر مسلمانوں سے ہو۔ ضروری ہے کہ نہ صرف افسران اعلیٰ مسلمان ہوں بلکہ ان کے دفاتر کے سپرنٹنڈنٹ یا ہیڈ کلرک بھی مسلمان ہوں۔ امید ہے۔ کہ تخفیف کمیٹی ان تمام امور پر غور کرے گی۔ اور مسلمانوں کی کسی قسم کی حق تلفی نہ کرے گی۔ (نامہ نگار)

قصبہ چرار میں شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی تقریر

شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ صاحب باوجود سخت مصروفیتوں کے عوام کے مجبور کرنے کے باعث چرار میں رونق افروز ہوئے۔ نماز ظہر کے بعد قصبہ سے باہر ایک بلند پہاڑی کی سطح پر مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع عمل میں آیا۔ حاضری پچاس ہزار سے کسی صورت میں کم نہ تھی۔ مسلم خواتین بھی تقریبًا پانچ ہزار کی تعداد میں شامل جلسہ تھیں۔ جب شیخ صاحب جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تو تمام جلسہ میں ایک محبت آمیز بے تابی کی لہر دوڑ گئی۔ تمام فضا نعرہ ہائے تکبیر اور شیر کشمیر زندہ باد سے گونج اٹھی۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا مسلمانو گذشتہ سال سے جس قدر مصائب اور تکالیف کا شکار تم ہوئے ہو۔ وہ میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ یہ مصیبتیں تم پر آج ہی نازل نہیں ہیں بلکہ ڈیڑھ سو سال کی مدت سے تم اسی دلدل میں پھنسے ہوئے ہو۔ آج اگر کچھ ناتمام اور غیر مکمل کامیابی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ تو یہ تمہارے اس استقلال کا نتیجہ ہے۔ میں اور میرے ساتھی نوجوان کسی ذاتی غرض کے لئے اس میدان میں نہیں نکلے بلکہ ہمارے پیش نظر صرف یہ ہے کہ تمہارے مصائب کا خاتمہ ہو جائے۔ خواہ اس کے بدلے ہماری عزیز جانیں چلی جائیں۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مذہب کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ اور مشکلات میں مستقل رہنے کی تاکید کی۔

آخر میں آپ نے ان غلہ فروخت کرنے والوں کی مذمت کی۔ جو غربا کا خون چوس رہے ہیں۔ اور گراں نرخ پر غلہ فروخت کر رہے ہیں۔ نیز آپ نے قومی فنڈ کے لئے اپیل کی اور مسٹر غلام محمد صاحب کی زیر سرکردگی فراہمی سرمایہ کی کمیٹی کا اعلان کرتے ہوئے دعا پر اپنی تقریر ختم کی۔ (نامہ نگار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاست جموں و کشمیر کے حالات

بعض مساجد کے متعلق مسلمانوں کا مطالبہ

گلانسی رپورٹ کی سفارشات کے مطابق مسلمان متوقع تھے کہ ان کی تمام مساجد اور مقابر جو عرصہ سے ڈوگرہ حکومت نے غصب کر رکھے ہیں۔ واگزار ہو جائیں گے۔ لیکن اس وقت تک سرینگر کی ایک مسجد اور جموں کے مقبرہ صوفی شاہ کے سوا (جس میں پولیس رہا کرتی تھی۔) اور کوئی مقدس مقام واگزار نہیں ہوا۔ اسی طرح جموں کی شاہی مسجد کے ایک حصہ کا قبضہ تا حال مسلمانوں کو نہیں دیا گیا۔ قصبہ نوشہرہ کی شاہی مسجد پر وہاں کا ہندو تحصیلدار اپنا غاصبانہ قبضہ جمائے رکھنا چاہتا ہے قلعہ باہو جموں کی ملحقہ مسجد میں سامان حرب بھرا پڑا ہے۔ اس کی نسبت بھی تحقیق ہو چکی ہے۔ کہ یہ مسلمانوں کو ملنی چاہیئے۔ لیکن خدا جانے گورنر صاحب جموں کو مسجد کا قبضہ مسلمانوں کے حوالے کرنے میں کیوں پس و پیش ہے۔ (نامہ نگار)

ٹھاکر بلدیو سنگھ اور مسلمانانِ میرپور

ٹھاکر بلدیو سنگھ (جو آج کل علاقہ میرپور میں متعین ہے) کے بے پناہ مظالم کی نسبت۔ متعدد شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ وہ ہندوؤں کی بے وجہ طرفداری کرتے ہوئے مسلمانوں کو تنگ کرتا ہے۔ ہندو نوازی کا اس سے زیادہ مظاہرہ کیا ہوگا۔ کہ سرکاری ٹھیکہ داروں کی موجودگی میں ہندوؤں کے خود سوختہ مکانات کی تعمیر مسلمانوں کے ذمے ڈالی جائے۔ جو اس مہاسبھائی قوم کے ہاتھوں نادار ہو چکی ہے۔ ٹھاکر بلدیو سنگھ دیہات کے سادہ لوح مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر مجبور کر رہا ہے۔ کہ خود بھوکے مر جاؤ۔ لیکن ہندوؤں کے مکانات اپنی گرہ سے تعمیر کراؤ۔ اسی سلسلے میں دو نمبردار اور دو ذیلدار معطل کر دیئے ہیں۔ کہ انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ٹھاکر بلدیو سنگھ کی یہ ستم کوشیاں پھر ریاست کے امن و امان کے لئے خطرناک ثابت ہوں گی۔ لہذا ہم مسٹر دلال چیف جسٹس اور ٹھاکر کرتار سنگھ منسٹر مال کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ ٹھاکر بلدیو سنگھ کو بے جا طرفداری سے باز رکھا جائے۔ ورنہ اگر ریاست میں دوبارہ بدامنی رونما ہو گئی۔ تو مسلمان اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ (نامہ نگار)

ریاست کشمیر اور ہائی کورٹ کا مسلمان جج

جب سے مرزا ظفر علی نے استعفےٰ دیدیا ہے۔ ریاست میں انصاف گلی کوچوں میں رسوا ہو رہا ہے۔ جسکا کوئی خریدار نہیں۔ اس تھوڑی سی مدت میں مسلمانوں کے ساتھ جو انصاف ہوا۔ ملاحظہ کیجئیگا کتنا مضحکہ خیز ہے۔ مرزا ظفر علی کا استعفےٰ نہایت غیر دانشمندانہ طور پر منظور کیا گیا۔ کرتار سنگھ جیسے مسلمانوں کے خون کے پیاسے افسر کو منسٹر مال ریاست بنا کر مسلمانوں کو ان کے سپرد کر دیا گیا۔ عبدالقیوم جیسے ہندو نواز افسر کو ہوم منسٹر بنایا گیا۔ جس نے کانگرسی پٹھو سیوارام سوری پرنسپل کی تنخواہ پانچسو سے آٹھ سو کر دی۔ اور جو اپنی کانگرسی کارروائیوں کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ زیادہ مضحکہ خیز امر یہ ہے۔ کہ تین ماہ ہوئے۔ عبدالقیوم کے ہوم منسٹر بنائے جانے کے بعد سے کوئی مسلمان جج ہائی کورٹ مقرر نہیں کیا گیا۔ بلکہ موثق ذرائع سے اطلاع ملی ہے۔ کہ حکومت نے اندرونی طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سے مسلمان جج ہائی کورٹ مقرر نہ کیا جائے۔ اور اگر ضرورت پڑے۔ تو ہندو جج ہونا چاہیئے۔ یہ عجیب انصاف ہے۔ اگر یہ اسامی محض کمی اخراجات کی وجہ سے تخفیف میں لائی جاتی ہے تو پھر بجٹ نکال کر پیش کر سکتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک جموں و سرینگر کے تنخواہ دار صدر صاحبان میونسپل کمیٹی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جب تک حکومت نے خاص طور پر ہندو نوازی اپنا وطیرہ اختیار نہ کیا تھا۔ گورنر صاحبان تمام امور کے ذمہ دار تھے۔ اب کمیٹیوں کا کام نہایت ردی حالت میں ہے۔ لیکن ان ایام میں کام عمدہ ہوتا تھا۔ اسی طرح اسسٹنٹ گورنر صاحبان کی قطعاً ضرورت نہیں۔ گورنر ہی کافی ہے جیسا کہ دور ہندو نوازی سے قبل تھا۔ اگر حکومت ہمارے اس قیمتی مشورے کی قدر کرے۔ تو اسے سالانہ اٹھارہ بیس ہزار کی بچت ہو جائے گی۔

مسلمانانِ جموں اور تشدد

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت کشمیر کے بعض کارکن اٹھائیس مسلمانوں کے حالات۔ قوم پیشہ اور رشتہ داری وغیرہ کے متعلق معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ جنہیں حکومت کے مخالفین اور ایجی ٹیٹر بیان کیا جاتا ہے حکومت چاہتی ہے۔ کہ ان اشخاص کو مقدمات میں ماخوذ کر کے سخت سزا دی جائے۔ اور ان کے رشتہ داروں کو اگر کسی قسم کی سرکاری مراعات حاصل ہوں۔ واپس لے لی جائیں جموں پولیس اس سلسلے میں نہایت سرگرم عمل نظر آتی ہے۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ وہ کون لوگ ہیں۔ جو بقول حکومت ریاست میں خفیہ خفیہ ایجی ٹیشن پھیلا رہے ہیں۔ لیکن آثار و قرائن ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ حکومت کی غلط کاری ضرور کوئی نہ کوئی فتنہ کھڑا کر کے رہے گی۔ (نامہ نگار)

موضع ہکلاں (جموں) میں نمازیوں پر حملہ

١٩ جون بوقت شام جبکہ مسلمانان موضع ہکلاں (متصل جموں) مسجد میں نماز مغرب ادا کر رہے تھے۔ قریب کے دیہاتی راجپوتوں نے مسلح ہو کر ان پر حملہ کر دیا۔ اور دو تین فرزندانِ اسلام کو سخت زخمی کیا۔ حملے کی وجہ محض یہ تھی۔ کہ مسلمانوں نے اذان دے کر نماز کیوں پڑھی۔ اس سے قبل بھی اذان و نماز پر دیہاتی ہندوؤں اور راجپوتوں کی طرف سے پابندی کی جاتی رہی۔ لیکن کھلم کھلا حملے کی نوبت نہیں پہنچی تھی۔ قرب و جوار کے مسلمانوں پر از سر نو خوف و ہراس کا عالم طاری ہے۔

حکومتِ کشمیر کی طفل تسلیاں

ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں کی بے اطمینانی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ حکومت کشمیر وعدے تو بہت کرتی ہے۔ مگر وعدوں کو پورا کرنے کے نام نہیں لیتی۔ گذشتہ سال کے متعدد عارضی سمجھوتے حکومت کے اس طریق عمل کے شاہد ہیں۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمانوں میں حکومت کے متعلق بے اعتمادی بے اطمینانی اور مایوسی کے جذبات عام ہو گئے اور مسلمانوں نے زبان حال سے حکومت کو مخاطب کر کے کہدیا کہ

تیرے وعدے پہ جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

اسی مایوسی کی حالت میں قومی کارکنوں کو حکومت نے جیلوں میں قید کر دیا کچھ عرصے کے بعد حکومت کے اہم پرزے تبدیل ہو گئے۔ اور ادھر نو وعدوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جہاں تک معلوم ہو سکا ہے۔ اور سننے میں آیا ہے کہ شیخ محمد عبداللہ صاحب اور ان کے ساتھی حکومت کے اس وعدہ پر جیلوں سے باہر آنے پر آمادہ ہوئے تھے۔ کہ مسلمانوں کے حقوق جلد از جلد دیئے جائیں گے۔ اور بلوہ وغیرہ کے تمام جھوٹے مقدمات واپس لے لئے جائیں گے مگر ابھی تک اس تازہ بتازہ وعدے کے پورا ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ ہمیں خطرہ ہے۔ کہ ان طفل تسلیوں کا کہیں وہی نتیجہ نہ ہو۔ جو پہلے ہو چکا ہے۔ کشمیر کی حکومت کو حالات کی نزاکت کا پورا پورا اندازہ کر کے پر امن فضا کو دوام دینے کے سامان مہیا کرنے چاہئیں۔ (نامہ نگار)

راجوری میں کیا ہو رہا ہے؟

حاکم ضلع ریاسی اور منصف صاحب راجوری نے مسلمانوں کو سخت مصائب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ بذریعہ اخبارات اور اشتہارات اور تار مظلومین نے اپنی فریاد افسران بالا اور مہاراجہ بہادر تک پہنچائی ہے۔ لیکن بد قسمتی سے انکی مظلومیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اب یہ آخری آواز ہے۔ اگر حکومت نے مسلمانان راجوری کو اس گرداب ظلم سے نہ نکالا۔ تو سخت تباہی کا اندیشہ ہے۔ بیکس اور بے بس مسلمانان اس بے پایاں ظلم کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنی زمین و مکان اور مال و مویشی و فصل وغیرہ چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ بجلوت شہر کے قریب جناب کرنل صاحب بہادر بلدیو سنگھ نے اس وعدہ پر واپس کیا۔ کہ آئندہ تم کو وزیر وزارت کے ظلم عظیم سے نجات دلائی جائیگی۔ مگر خدا جانتا ہے۔ کہ ظلم اور تعصب اسی طرح عروج پر ہے۔ سردار فیض محمد و سردار عبداللہ وغیرہ کو آج پورے دو ماہ سے بغیر کسی

ثبوت جرم کے حوالات میں بند رکھا ہوا ہے۔ اور ان کو وہ خوراک دی جاتی ہے جو باوجود سخت بھوک کے بھی نہیں کھا سکتے۔ منصف احمد علی سے باہر نہیں نکالا جاتا۔ نہ ان کو سزا دی جاتی ہے۔ نہ ضمانت پر رہا کیا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اعلیٰحضرت فرمانروائے دکن خلد اللہ ملکہٗ نے مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی کو صحیح مسلم کی شرح چھپوانے کے لئے دس ہزار کا گرانقدر عطیہ دیا جانا منظور فرمایا ہے اعلیٰحضرت شہریار دکن کی علمی فیاضی کی یہ تازہ مثال ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا اپریل میں ایک انارکسٹ نے بہار میں جھاجھا ریلوے سٹیشن پر ایک احمدی سب انسپکٹر پولیس مظہر حسین صاحب کو گولی سے قتل کر دیا تھا۔ ۲۱ جون کی اطلاع ہے کہ حکومت نے مرحوم کی جانبازی کے صلہ میں ان کی بیوہ کو چالیس روپے ماہوار وظیفہ دینا منظور کیا ہے اور ان کے لڑکے کو بیس روپیہ ماہوار اس وقت تک دیا جائیگا۔ جب تک وہ سن بلوغ کو پہنچے اور کہیں ملازم ہو۔

مشن کالج لاہور کی انتظامیہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے آئندہ کالج کا پرنسپل ہندوستانی ہوا کرے۔ اس بناء پر اس کے وت کالج کے پرنسپل اور ڈاکٹر لوکس سابق وائس پرنسپل ہونگے۔

فسادات بمبئی کو فرو کرنے کی غرض سے ہندو مسلم لیڈروں نے ۲۱ جون کو متفقہ طور پر دوسری اپیل شائع کی ہے۔ جس میں اپنے ہم مذہبوں کو قیام امن کی تلقین کی ہے۔ اس پر سر پرشوتم داس۔ ٹھاکر داس۔ مسٹر جمنا لال بجاج مولانا شوکت علی مسٹر جسٹس بھائی لال جی اور مسٹر لالجی نرائن جی وغیرہ کے دستخط ثبت ہیں۔

دارالعوام لنڈن میں مزدور پارٹی کے نمائندہ میجر ملز نے ۲۱ جون کو دریافت کیا کہ ہندوستانی مجالس قانون ساز میں مختلف قوموں کے تناسب نیابت کے متعلق حکومت کا اعلان کب تک متوقع کی جا سکتی ہے۔ مسٹر سیموئل ہور نے جواب میں کہا سر دست اس کے متعلق کسی قسم کا یقین نہیں دیا جا سکتا۔

علیگڑھ مسلم یونیورسٹی ایک مختصر سی جماعت کو سیاحت کے لئے افغانستان بھیج رہی ہے جس میں یونیورسٹی کی بزم تاریخ کے ارکان شامل ہونگے وفد کے رہنما پروفیسر حبیب ہونگے جو مسلم یونیورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر اور قدیم اسلامی تاریخ کے متعلق متعدد کتب کے مصنف ہیں۔

مذہبی کانفرنس کے سلسلہ میں ڈبلن میں تمام اقطاع عالم سے مندوبین جمع ہو رہے ہیں اس کانفرنس میں کارڈینل لارنی پوپ کی طرف سے نمائندگی کے فرائض سرانجام دینے کے لئے آئے تو ان کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا آئرش فری سٹیٹ کے ۔۔۔ پرواز کے ہوائی جہازوں کا ایک دستہ آپ کے جہاز کے اوپر صلیب کی صورت میں پرواز کر رہا تھا مسٹر ڈی ویلرا نے پورے اعزاز و احترام سے خیر مقدم کیا اور اکیس توپوں کی سلامی اتاری۔ ساحل بحر سے جب آپ کی سواری شہر کو روانہ ہوئی تو سڑک کے دونوں طرف مرد و زن احترام میں جھک گئے۔

آل انڈیا کرکٹ ٹیم اور وا سسٹر شائر کی کرکٹ ٹیم کے درمیان لنڈن میں جو میچ ہو رہا تھا ۲۸ جون کو ختم ہوگیا۔ ہندوستانی کھلاڑیوں نے حسب معمول یہ میچ بھی جیت لیا۔ اب تمام انگلستان کے بہترین کھلاڑیوں کی ایک ٹیم بنائی جائیگی جو آل انڈیا کرکٹ ٹیم کے ساتھ آزمائشی میچ کھیلے گی

یورپ کی مختلف حکومتوں کے درمیان قرضہ ہائے جنگ کے التواء کی تجویز جو لوزان میں ہوئی تھی قطعی طور پر مسترد ہو گئی ہے۔ امریکن مندوب نے سرکاری طور پر کہا کہ امریکہ ہر طرح کے مالی ایثار پر تیار ہے بشرطیکہ یورپ تخفیف اسلحہ کے اصول پر کاربند ہو۔ آپ نے کہا اگر یورپ نے ذخائر حرب کی فراہمی کے لئے اسی طرح بیش از بیش مصارف کا سلسلہ جاری رکھا تو امریکہ اپنے جنگی قرضوں کو منسوخ کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ امریکن مندوب کی تجویز یہ تھی کہ یورپ کی تمام سلطنتیں اپنے ذخائر حرب اور اسلحہ میں دس فیصدی تخفیف عمل میں لائیں۔ لیکن فرانس کے وزیر اعظم نے اس تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ فرانسیسی اپنے حربی قوی کا انحطاط کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے۔

حکومت بنگال کے متعلق کہا جاتا ہے وہ اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ سول نافرمانی کے سلسلہ میں گرفتار شدگان کو آرڈی نینسوں کی میعاد ختم ہونے سے پیشتر رہا کر دیا جائے آرڈی نینسوں کی میعاد ۲ جولائی کو ختم ہونے والی ہے۔

فری پریس آف انڈیا اس خبر کا ذمہ وار ہے۔ کہ حکومت ہند نے ۱۵ جون کو فرقہ وار نیابت اور اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق ایک اہم یادداشت ملک معظم کی حکومت کو ارسال کی ہے جس میں سفارش کی گئی ہے کہ مسلمانوں کے بڑے بڑے مطالبات منظور کر دئے جائیں یعنی جداگانہ انتخاب قائم رکھا جائے۔ مسلم اقلیتوں والے صوبوں میں زائد از استحقاق نیابت بدستور جاری رکھی جائے۔ فرقہ وار تحفظات اور مخصوص حلقہ ہائے انتخاب قائم رکھے جائیں۔ پنجاب و بنگال میں مسلمانوں کو اکیاون فیصدی نیابت دی جائے۔ اعلیٰ کابینہ ہائے وزارت اور ملازمتوں میں بھی ان کے لئے اسامیاں محفوظ کر دی جائیں۔ حکومت ہند کے ہندو ممبروں یعنی سر راما سوامی آئنگر اور سر برجندر لال مترا نے اس یادداشت کے ساتھ شدید اختلافی نوٹ لکھے ہیں۔ اور کہا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے ان سفارشات کو منظور کر لیا تو سیاسی امن و سکون کبھی قائم نہ ہوگا۔

ڈاکٹر ٹیگور نے حال ہی میں موجودہ سیاسی کشمکش کو دیکھتے ہوئے اپیل شائع کی تھی کہ حکومت اور کانگرس کو صلح کے لئے سلسلہ جنبانی کرنی چاہیئے اس اپیل کے متعلق انگلستان سے گاندھی جی کے ایک دوست نے آپ سے استفسار کیا کہ آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے گاندھی جی نے لکھا ہے میں اس معاملہ میں کسی قسم کی مزاحمت نہیں کرونگا قومی وقار اور استقلال کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں مصالحت اور قیام امن کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے تیار رہونگا۔ ولائتی اخبارات میں اس خط کے شائع ہونے پر شملہ کے سیاسی حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اس کی بناء پر حالات میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوگا۔ کیونکہ "قومی وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے" کے الفاظ گاندھی جی کے خیالات کا نچوڑ ہیں۔

سول نافرمانی کے سلسلہ میں سزایابوں کی تعداد کے متعلق شملہ کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ تحریک کے آغاز سے کر اس وقت تک سزایافتہ اشخاص کی کل تعداد اڑتالیس ہزار چھ سو دو ہے۔

راک فیلر کے ٹرسٹ نے لنڈن یونیورسٹی کے شعبہ السنۂ شرقیہ کو تین ہزار پونڈ سالانہ دینا منظور کیا ہے تاکہ افریقہ کی مختلف زبانوں کی کامل تحقیقات کی جائے۔

صوبہ سرحد کے متعلق سرکاری گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر باجلاس کونسل نے ہنگامی اختیارات کے قانون کی دفعہ ۳ (الف) کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور پولیس افسروں کو اس امر کا اختیار تفویض کیا ہے کہ اگر ان کے پاس اس امر کے یقین کرنے کے لئے کافی وجوہ موجود ہوں۔ کہ فلاں شخص نے امن عامہ میں نقص پیدا کیا ہے یا کرتا ہے یا کریگا تو اسے بغیر وارنٹ کے گرفتار کر لیا جائے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی